واعظ الجمعہ

خاندانی زندگی (فیملی لائف) کیسے بہتر بنائی جائے

پیشکش

ادارہ اہل سنت کراچی

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرزاق ہنگورہ قادری
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی



دار أهل السنة
لتحقيق الكتب والطباعة والنشر

www.facebook.com/darahlesunnat

دار أهل السنة
لتحقيق الكتب و الطّباعة و النّشر

IDARA E AHLE SUNNAT اداره اهلسنت
www.facebook.com/darahlesunnat

سلسلہ: واعظ الجمعہ

عنوان: خاندانی زندگی (فیملی لائف) کیسے بہتر بنائی جائے؟

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاونین: مفتی عبد الرزاق قادری، مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

عددِ صفحات: ۱۳۰

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

: idarakhutbatejuma@gmail.com

: 00971559421541

: 00923458090612

www.facebook.com/darahlesunnat

آن لائن

۱۴۴۱ھ/۲۰۲۰ء

خاندانی زندگی (فیملی لائف) کیسے بہتر بنائی جائے؟

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ بالله مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمٰنِ الرّحيم.

حضور پُر نور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

دینِ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات

برادرانِ اسلام! دینِ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، یہی وجہ ہے کہ جہاں اسلام نے زندگی کے دیگر تمام اُمور کی طرف توجّہ دلائی ہے، وہیں ہماری عائلی زندگی (Family Life) کے لیے بھی بھرپور رَہنمائی فرمائی ہے، اور اتنی صراحت کے ساتھ ہر ہر رُکن کے حقوق اور ذمّہ داریاں بیان کی ہیں، کہ اگر ہم ان پر صحیح معنی میں عمل پیرا ہوجائیں، تو ایک پُرسکون اور خوشگوار خاندان تشکیل پاسکتا ہے، چونکہ مختلف خاندانوں سے مل کر ہی ایک مُعاشرہ تشکیل پاتا ہے، لہذا یہ کہنا بالکل بجا ہوگا کہ ایک پُراَمن، پُرسکون اور خوشحال مُعاشرے کی تشکیل، اس وقت تک ممکن نہیں، جب تک ہم باہمی رشتوں کا لحاظ نہ رکھیں، اُن کے حقوق کی پاسداری نہ کریں، اور اپنی عائلی -یعنی خاندانی- زندگی کو قرآن وسنّت کے مطابق نہ ڈھال لیں۔

اللہ جَلَّ جَلالُہٗ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿يَاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾(1) "اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، جس نے تمہیں ایک جان -حضرت سیّدنا آدم- سے پیدا کیا، اور اسی میں سے اس کا جوڑا -حضرت حوّا کو- بنایا، اور ان دونوں سے بہت سے مرد وعورت پھیلائے، اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو، اور رشتوں کا لحاظ رکھو، یقیناً اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے!"۔

فیملی لائف کی اہمیت

عزیزانِ محترم! عائلی زندگی کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے، کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ پاک میں اسے اپنی نشانیوں میں سے ایک نشانی، اور زَوجین میں باہمی پیار، محبت اور رحمت کا ذریعہ قرار دیا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ﴾(2) "اس کی نشانیوں میں سے ہے، کہ تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے؛ تاکہ اُن سے آرام پاؤ، اور تمہارے آپس میں محبت اور رحمت رکھی، یقیناً اس میں نشانیاں ہیں دھیان کرنے والوں کے لیے!"۔

---

(١) پ٤، النّسَاء: ١.

(٢) پ٢١، الرُوم: ٢١.

نبیٔ کریم ﷺ کی خاندانی زندگی پر ایک طائرانہ نظر

عزیزانِ محترم! اگر ہم ایک کامیاب اور خوشحال فیملی لائف گزارنا چاہتے ہیں، تو اس کے لیے ہمیں تاجدارِ رسالت ﷺ کی مبارک عائلی زندگی کے شب وروز کا مطالعہ کرنا ہوگا؛ کیونکہ مصطفی جانِ رحمت ﷺ کی مبارک زندگی کے ہمہ جہت پہلوؤں میں سے، ایک انتہائی اہم پہلو حضور کی گھریلو زندگی بھی ہے، جو ہم سب کے لیے بہترین اُسوہ-نمونہ-اور رول ماڈل (Role Model) کا درجہ رکھتی ہے۔ سرورِ عالم ﷺ نے مرد کی خیر و بھلائی کا معیار یہ قرار دیا ہے، کہ وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے، رسولِ اکرم ﷺ نے اپنے اَقوال واَفعال کے ذریعے ہمارے لیے خوشگوار خانگی زندگی کی وہ شاہراہ متعیّن فرمادی، جس کا مسافر کبھی ناکام ونامراد نہیں ہوسکتا!۔

یُوں تو سرورِ کونین ﷺ کی حیاتِ طیّبہ میں ہر ادا ہی نرالی ہے، لیکن بالخصوص آپ کی عائلی زندگی پر نظر دَوڑائی جائے، تو سروَرِ کونین ﷺ کا اپنے گھر میں داخل ہونا، اَزواجِ مطہّرات کو پیار سے مخاطب کرنا، ان سے میٹھی اور نرم گفتگو فرمانا، ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناوُل فرمانا، ان کے ساتھ آرام کے کچھ لمحات گزارنا، ان سے مِزاح فرمانا، ان کی دِلجُوئی کرنا، گھر کے کام کاج میں ان کا ہاتھ بٹانا، تعاوُن کرنا وغیرہا ایسے اُمور ہیں، جن پر عمل پیرا ہوکر ہم اپنی فیملی لائف کو یقیناً بہتر بناسکتے ہیں، اور اپنی اَزواج کے خاطر خواہ حقوق بھی ادا کرسکتے ہیں۔

عدل ومُساوات کا برتاؤ

حضراتِ گرامی قدر! عائلی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے ایک اہم بات یہ بھی ہے، کہ اپنی اَزواج کے ساتھ عدل ومُساوات کا برتاؤ رکھا جائے، اُن کے شرعی حقوق اور ضروریات کا خیال رکھا جائے، صد افسوس! آج ہم ایک بیوی کے حقوق پورا کرنے میں

بھی کوتاہی برتتے ہیں، اس میں قاصر نظر آتے ہیں، لیکن تاجدارِ رسالت ﷺ متعدّد اَزواج میں سب کے ساتھ یکساں سُلوک فرمایا کرتے، کبھی کسی کی حق تلفی نہ فرماتے، نبوّت جیسے جلیل القدر منصب پر فائز، اور دو جہاں کے سردار ہونے کے باوُجود، سرورِ کونین ﷺ اپنی اَزواجِ مطہّرات کے درمیان عدل ومُساوات کا خوب خیال رکھا کرتے۔

امّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ انصاف کے ساتھ اپنی اَزواجِ مطہّرات کے مابین باریاں تقسیم فرماتے اور کہتے: «اللّٰهُمَّ! هٰذَا قَسْمِي فِيمَا أَمْلِكُ، فَلَا تَلُمْنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ!»[1] "اے اللہ! یہ میری تقسیم ہے جس کا مجھے اختیار ہے، اور مجھے اُس پر ملامت نہ فرمانا جو تیرے اختیار میں ہے، اور میں اس -دل- پر اختیار نہیں رکھتا!"۔

نبی کریم ﷺ کا اَزواجِ مطہّرات سے حُسنِ سُلوک

عزیزانِ مَن! میاں بیوی کے درمیان تعلقات کی خوشگواری، اور خوش اَخلاقی کا برتاؤ، اسلامی تعلیمات کا اہم ترین حصہ ہے، جو باہمی پیار، محبت، اُلفت اور کامیاب گھریلو زندگی کا ایک بڑا سبب ہے، ہمارے آقا ومولا جنابِ محمد مصطفی ﷺ کی سیرتِ طیّبہ ہمارے سامنے ہے، کہ حضور نے کس طرح اپنی اَزواجِ مطہّرات سے کمال درجہ شفقت ومہربانی، اُن سے حسنِ سُلوک اور انتہائی محبت فرماکر، خاندانی زندگی کی ایک بے مثال تاریخ رقم فرمائی! حدیثِ پاک میں ہے: «يَجْلِسُ عِندَ بَعِيرِهِ فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ، وَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلَىٰ رُكْبَتِهِ حَتَّى تَرْكَبَ»[2] "نبی کریم ﷺ اپنے اونٹ

---

(١) "سنن أبي داود" باب في القسم بين النِّساء، ر: ٢١٣٤، صـ٣٠٨.

(٢) "صحيح البخاري" كتاب المَغازي، باب غَزْوَةُ خَيبَرَ، ر: ٤٢١١، صـ٧١٥.

کے پاس تشریف فرما ہو کر اپنا گُھٹنا مبارک رکھتے، اور حضرت سیّدہ صفیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے گھٹنے مبارک پر اپنا پاؤں رکھ کر اُونٹ پر سوار ہوتیں"۔

مصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنی اَزواجِ مطہّرات کے ساتھ حُسنِ سُلوک کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: «خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لأَهْلِهِ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لأَهْلِي!»[1] "تم میں سے بہتر وہ ہے، جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہے، اور میں اپنے گھر والوں کے ساتھ تم سب سے بہتر ہوں"۔

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی قدّس سرّہٗ اِس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں کہ "بڑا خلیق -خوش اَخلاق- وہ ہے جو اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ خلیق ہو؛ کہ ان سے ہر وقت کام رہتا ہے، اجنبی لوگوں سے خلیق ہونا کمال نہیں؛ کہ ان سے ملاقات کبھی کبھی ہوتی ہے"[2]۔

میرے بھائیو! ہر مسلمان پر شرعاً لازم ہے، کہ اپنے گھر والوں کے ساتھ نرمی وآسانی کے ساتھ پیش آئے، کہ سرورِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس بات کی خصوصی تلقین فرمائی ہے، حدیثِ پاک میں فرمایا: «اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ؛ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلاَهُ، فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُه كَسَرْتَه، وَإِنْ تَرَكْتَه لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ!»[3] "خواتین کے ساتھ اچھا سُلوک کرو؛ کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے، اور پسلی کا اوپری حصّہ زیادہ

---

(١) "سنن الترمذي" بابُ فضل أزواج النّبي صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّم، ر: ٣٨٩٥، صـ٨٧٨.

(٢) "مرآۃ المناجیح" بیویوں سے رَفاقت کا بیان اور ہر ایک کے حقوق کیا ہیں؟ ۵/۱۰۸۔

(٣) "صحيح البخاري" باب خلق آدم وذرّيّته، ر: ٣٣٣١، صـ٥٥٣.

ٹیڑھا ہوتا ہے، اگر تم اسے سیدھا کرنے جاؤ گے تو توڑ ڈالو گے، اور اگر چھوڑے رہو گے تو ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہے گی، تو عورتوں کے ساتھ اچھا سُلوک کرتے رہنا!"۔

لہذا ہم میں سے ہر ایک شادی شدہ مسلمان مرد کو چاہیے، کہ اپنی شریکِ حیات کے ساتھ خندہ پیشانی اور نرمی وآسانی کا مُعاملہ رکھے، بے جا سختی سے گریز کرے، اور اس کے ساتھ تُرش رَوِی سے پیش نہ آئے۔

نکاح کے لیے بہترین خاتون کا انتخاب

حضراتِ ذی وقار! کامیاب عائلی زندگی کے لیے، اہم ترین بات یہ ہے کہ نکاح سے قبل ایسی عورت کا انتخاب کیا جائے، جو انتہائی نیک، پرہیزگار اور متقی ہو؛ کہ دنیا میں اس سے بڑھ کر اچھی چیز کوئی نہیں۔ حضرت سیّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «الدُّنْيَا مَتَاعٌ، وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ»[1]"دنیا مال ومتاع کا نام ہے، اور اس میں بہترین چیز نیک عورت ہے"۔

اسی طرح حضرت سیّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ: (١) لِمَالِهَا، (٢) ولِحَسَبِهَا، (٣) ولِجَمَالِهَا، (٤) ولِدِينِهَا، فاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ، تَرِبَتْ يَدَاكَ!»[2] "عورت سے نکاح چار باتوں کے باعث کیا جاتا ہے -یعنی نکاح میں ان باتوں کو پیشِ نظر رکھا جاتا ہے-: (۱) اس کا مال، (۲) خاندان، (۳) خوبصورتی، (۴) اور اس کا دِین، لہذا تم دیندار عورت کو اختیار کرو، ورنہ بھلائی سے محروم رہو گے!" یعنی اگر تم ہمارے اس فرمان پر عمل نہ کرو گے، تو پریشان رہو گے۔

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الرضاع، ر: ٣٦٤٩، صـ٦٢٧.

(٢) المرجع نفسه، باب: استحباب نكاح ذات الدِّين، ر: ٣٦٣٥، صـ٦٢٤.

ایک اَور روایت میں ہے، کہ مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«خَيْرُ نِسَائِكُمْ: الْوَدُوْدُ الْوَلُودُ الْمُوَاتِيَةُ الْمُوَاسِيَةُ إِذَا اتَّقَيْنَ اللهَ»(۱) "عورتوں میں بہتر وہ ہے جو پیار کرنے والی، بکثرت بچے جننے والی، -شَوہر کی- ہمنوا، اللہ سے ڈرتے ہوئے -شوہر کے ساتھ- بھلائی کرنے والی ہو"، یعنی جو اپنے شوہر کی مُوافقت اور اس سے بھلائی کرے۔

اَحکامِ شریعت کی پابندی

عزیزانِ محترم! ایک کامیاب فیملی لائف کے لیے یہ بھی انتہائی ضروری ہے، کہ زَوجین باہم حُسنِ اَخلاق اور نرمی کا مُعاملہ رکھیں، نیک کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کریں، اللہ ورسول کی نافرمانی والے کاموں سے ایک دوسرے کو بچاتے رہیں، اللہ جَلَّ جَلالُہٗ ارشاد فرماتا ہے: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ﴾(۲) "اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ، جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں"۔

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا﴾(۳) "اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو، اور خود بھی اس پر ثابت قدم رہو!"۔

شَوہر کے حقوق کی پاسداری

عزیزانِ مَن! جہاں شریعتِ مطہّرہ نے مرد کو عورت کے ساتھ عدل ومُساوات، اور اُس کے ساتھ پیار، محبت، نرمی، شفقت اور حُسنِ سُلوک کے ساتھ

---

(۱) "السُننُ الكبرى" للبَيهقي، كتابُ النكاح، ۷/ ۸۲.

(۲) پ۲۸، التحريم: ٦.

(۳) پ۱٦، طه: ۱۳۲.

پیش آنے کا پابند کیا ہے، وہیں عورت کو بھی حکم دیا گیا ہے، کہ وہ اپنے شوہر کے حقوق کی مکمل پاسداری کرے، اس کی اِطاعت وفرمانبرداری کرے، اور تمام تر اِزدِواجی حقوق کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ اس کا شکریہ بھی بجالائے!۔

حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن عَمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلىٰ امْرَأَةٍ لَا تَشْكُرُ لِزَوْجِهَا، وَهِيَ لَا تَسْتَغْنِي عَنْهُ»(۱) "اللہ تعالی اس عورت کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرماتا، جو اپنے شوہر کی ناشکری ہے، حالانکہ وہ اپنے شوہر سے بے پرواہ نہیں ہو سکتی"۔

شوہر کا مقام ومرتبہ کس قدر بلند، اور اس کے حقوق کس قدر زیادہ ہیں، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے، کہ نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «لَوْ كُنْتُ آمِراً أَحداً أَنْ يَسْجُدَ لأَحَدٍ، لأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا»(۲) "اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ اللہ کے سِوا کسی کو سجدہ کرے، تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدۂ تعظیم کرے!"۔

حضراتِ گرامی قدر! شوہر کے حقوق میں سے یہ بھی ہے، کہ اُس کی بیوی اپنے شوہر کی دِلجُوئی کے لیے زیب وزینت اختیار کرے، جب وہ گھر میں داخل ہو تو خوش دلی سے اُس کا استقبال کرے، اُس کی عدم موجودگی میں اُس کے گھر اور بال بچوں کا خیال رکھے، کسی ایسے شخص کو گھر میں داخل نہ ہونے دے، جس کا آنا شوہر کو ناپسند ہو، اُس کے مال واَسباب کو ضائع نہ کرے، اور حسبِ ضرورت نہایت سلیقے اور کفایت شِعاری سے خرچ کرے۔

---

(۱) "السُننُ الكبرى" للبَيهقي، كتابُ القسم والنشوز، ۷/ ۲۹٤.

(۲) "سنن الترمذي" أبواب الرضاع، ر: ۱۱۵۹، صـ۲۸۱.

میرے عزیز دوستو! اگر کوئی عورت اپنے شوہر کے ان حقوق کی پاسداری کرتی ہے، تو اسے حدیثِ پاک میں بہترین عورت کا درجہ دیا گیا ہے، حضرت سیّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے عرض کی گئی کہ عورتوں میں بہتر کون ہے؟ مصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «الَّتِي تَسُرُّهُ إِذَا نَظَرَ، وَتُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ، وَلَا تُخَالِفُهُ فِيمَا يَكْرَهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهِ»[1] "جسے دیکھ کر شوہر خوش ہو جائے، اور جب وہ کوئی حکم دے تو اِطاعت کرے، اور اپنے -بناؤ سنگھار کے- بارے میں شوہر کی مخالفت نہ کرے، اور خاوند کا مال سلیقے سے خرچ کرے"۔

کامیاب خاندانی زندگی کے لیے چند سنہری اصول

میرے بزرگو و دوستو! اگر آپ ایک کامیاب عائلی زندگی چاہتے ہیں، تو بیویوں سے اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے کے ساتھ ساتھ، حتَّی المقدور اُن کے حقوق کو پورا کرنے کی کوشش کریں؛ کیونکہ جس طرح عورت پر لازم ہے کہ وہ شوہر کی خدمت گزاری کا حق ادا کرے، اسی طرح شوہر پر بھی لازم ہے کہ وہ بیوی کے حقوق کی ادائیگی کرے، یعنی ہر ایک اپنے اپنے ذمہ حقوق ادا کرے۔ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِىْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾[2] "عورتوں کا بھی حق ایسا ہی ہے جیسا اُن پر ہے، شریعت کے مُوافق" یعنی اچھائی کے ساتھ۔

اسی طرح نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے خواتین کے حقوق بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: «اتَّقُوا اللهَ فِي النِّسَاءِ؛ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ الله، وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ الله ....، وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ»[3] "خواتین

---

(١) "مسند الإمام أحمد" مسند أبي هريرة رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، ر: ٩٦٦٤، ٣/ ٤٣٩.
(٢) پ٢، البقرة: ٢٢٨.
(٣) "صحيح مسلم" كتاب الحجّ، باب حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ر: ٥٩٧١، صـ١٠٤٥.

کے بارے میں اللہ سے ڈرو؛ کہ تم نے انہیں اللہ کی امان میں لیا، اُن کی شرمگاہوں کو اللہ کے حکم سے اپنے لیے حلال کیا...، تم پر ان کا کھانا، پینا اور لباس مہیا کرنا لازم ہے"۔ لہذا گھریلو مُعاملات میں شوہر کو چاہیے، کہ مصطفی جانِ رحمت ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کو مثال (Role Model) بنائے۔

حضرت اَسوَد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبّہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے پوچھا، نبئ اکرم ﷺ اپنے گھر میں کیا کرتے تھے؟ فرمایا: «كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ -تَعْنِي فِي خِدْمَة أَهْلِهِ- فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ»[1] "اپنے اہلِ خانہ کے کام میں رہتے، اور جب نماز کا وقت آتا تو نماز کے لیے تشریف لے جاتے"۔

برادرانِ ملّتِ اسلامیہ! اپنی شریکِ حیات کے لیے زیبائش اختیار کیجیے، خوشبو کا استعمال کیجیے؛ کیونکہ جس طرح عورت شوہر سے محبت کا حق ادا کرتی ہے، اسی طرح شوہر کو بھی چاہیے کہ وہ محبت کا حق ادا کرتے ہوئے، اپنی بیوی کے لیے مزیّن وآراستہ ہو۔ جلیل القدر صحابی حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: «إنّي لَأَتَزيَّنُ لِامْرَأَتِي كما تَتَزَيَّنُ لي؛ لقوله تعالى: ﴿وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِىْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾»[2] "میں اپنی اہلیہ کے لیے اسی طرح بنتا سَنورتا ہوں جیسے وہ میرے لیے بنتی سنورتی ہے؛ اس لیے کہ اللہ تعالی کا فرمانِ عالیشان ہے: "شریعت کے مطابق خواتین کا حق بھی ایسا ہی ہے، جیسا اُن پر مَردوں کا حق ہے"۔

---

(١) "صَحيحُ البخاري" كتابُ الأذان، ر: ٦٧٦، صـ١١٠.

(٢) "تفسير القُرطبي" البقرة، تحت الآية: ٢٢٨، الجزء الثالث، صـ١١٨.

مزید یہ کہ اپنی شریکِ حیات کو ایسے ناموں سے پکاریں، جو اسے بے حد پسند ہوں، اور ایسے نام یا اَلقاب سے ہرگز نہ پکاریں، جس سے اس کے جذبات کو ٹھیس پہنچے۔ مصطفی جانِ عالم ﷺ حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنہا کو انتہائی شفقت ومحبت سے خطاب کرتے ہوئے یُوں فرماتے تھے: «يا عَائِشُ!»[1] اور کبھی فرماتے: «يَا بِنْتَ الصِّدِّيقِ!»[2] "اے صدیق کی بیٹی!"، مصطفی جانِ رحمت ﷺ کا یہ مبارک اندازِ تخاطُب، حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنہا اور ان کے گھر والوں کی عزّت وتکریم، اور ان سے انتہائی محبت وقُربت کے اظہار کے لیے تھا۔

میرے عزیز دوستو! اپنے گھر والوں کی خوبیوں کی قدر کریں، اُن کے ساتھ حسنِ اَخلاق سے پیش آئیں، ان کے ساتھ گالی گلوچ ہرگز نہ کریں، اُن سے ہونے والی غلطیوں کوتاہیوں کو نظر انداز کیا کریں۔ حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنہا سے، رسول اللہ ﷺ کے اَخلاق کے بارے میں پوچھا گیا، تو ارشاد فرمایا: «لَمْ يَكُنْ فَاحِشاً، وَلَا مُتَفَحِّشاً، وَلَا صَخَّاباً فِي الأَسْوَاقِ، وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلكِنْ يَعْفُو وَيَصْفَحُ»[3] "رسول اللہ ﷺ نہ تو طبعاً فحش گو تھے، نہ جان بوجھ کر بے حیائی کی بات کرتے، نہ بازاروں میں شور شرابا کرتے، نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے، بلکہ مُعاف کرتے اور درگزر سے کام لیتے"۔

جانِ برادر! وقتاً فوقتاً اپنی اَزواج سے تحفہ وتحائف کا تبادلہ بھی کرتے رہیں، اور ان کی پسند کا لحاظ رکھتے ہوئے حسبِ توفیق مختلف پھل، کھانے پینے کی اشیاء اور

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب الأدب، ر: ٦٢٠١، صـ١٠٧٩.

(٢) "سنن الترمذي" [باب] وَمِنْ سُورَةِ الْمُؤْمِنِينَ، ر: ٣١٧٥، صـ٧١٩.

(٣) "سنن الترمذي" باب ما جاء في خلق النبي ﷺ، ر: ٢٠١٦، صـ٤٦٥.

زیورات وغیرہ لاکر بھی ان کی خیر خواہی کرتے رہیں، کہ اپنے اہل وعِیال پر مال خرچ کرنا، ایک بہترین صدقہ اور سب سے زیادہ اجر وثواب کا باعث ہے۔ مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «دِينَارٌ أَنْفَقْتَه فِي سَبِيلِ الله، وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَه فِيْ رَقَبَةٍ، وَدِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِه عَلى مِسْكِينٍ، وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَه عَلى أَهْلِكَ، أَعْظَمُهَا أَجراً الَّذِي أَنْفَقْتَه عَلى أَهْلِكَ»[1] "اللہ کی راہ میں، یا غلام آزاد کرانے میں، یا کسی مسکین پر خرچ کرنے، یا اپنے اہل وعِیال پر خرچ کرنے والے مال ومتاع میں، سب سے زیادہ اجر وثواب اُس کا ہے، جو تم اپنے اہل وعِیال پر خرچ کرتے ہو"۔

میرے عزیز دوستو، بزرگو اور بھائیو! گھر کے وہ تمام کام کاج جو آپ کی زَوجہ آپ کے لیے کرتی ہے، ان میں بعض تو وہ ہیں جو اُس پر شرعًا لازم ہی نہیں، لیکن اس کے باوُجود وہ آپ سے پیار ومحبت کے باعث روزانہ بلاناغہ انہیں انجام دیتی ہے، ان کاموں پر اس کا شکریہ ادا کریں، اور اُس کے احسان مند بھی رہیں۔ اُسے ہمیشہ خوش رکھنے کی کوشش کریں، اُس کے آرام کا خیال رکھیں، اور ایسے اُمور سے بچیں جن سے اُسے تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو، اُس سے ہلکا پھلکا مذاق اور کبھی کبھار خوش طبعی بھی کیا کریں۔

کئی احادیثِ مبارکہ اس بات پر شاہدِ عدل ہیں، کہ مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے اپنی اَزواجِ مطہَّرات سے خوش طبعی کرنے کی عملاً تعلیم ارشاد فرمائی، حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے، کہ وہ ایک سفر میں نبئ کریم ﷺ کے ساتھ تھیں، فرمایا کہ میں نے نبئ رحمت ﷺ کے ساتھ دَوڑ لگائی تو میں سبقت لے گئی، کچھ عرصہ بعد جب میرا وزن بڑھ گیا اور ہم دونوں نے دَوڑ

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الزكاة، ر: ٢٣١١، صـ٤٠٣.

لگائی، تو نبیٔ اکرم ﷺ مجھ پر سبقت لے گئے اور فرمایا: «هٰذِهِ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ»[1] "یہ اُس پہلے والی سبقت کا بدلہ ہو گیا!"۔

میرے دوستو، بزرگو اور بھائیو! ہر مسلمان کو چاہیے، کہ اپنے گھر والوں کے لیے بہتر سے بہتر بننے کی کوشش کرے، اور اللہ ربّ العزّت کی بارگاہ میں اپنے اہل وعِیال کے لیے دعاگو بھی رہے۔

دعا

اے اللہ! ہماری خاندانی زندگی کو کامیاب بنا، ہمیں اپنے اہل وعِیال کے حقوق ادا کرنے کی توفیق وسعادت عطا فرما، ہمارے مابین محبت واُلفت کو راسخ فرما، ہمارے گھروں کو محبت ورَحمت کا گہوارہ بنا، خوشحالی عطا فرما، تنگدستی سے بچا، نظرِ بد سے محفوظ رکھ، ہمیں اپنی عبادت ونیک اعمال، اور اپنے اَحکام پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرما، ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، آمین یا ربّ العالمین!

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.

(١) "سُننُ أبي داود" بابُ في السبق على الرجل، ر: ٢٥٧٨، صـ٣٧٣.